اضافہ کیا گیا۔

(بحوالہ Chapters from the History of Madina by Ali Hafiz صفحہ 78-9)

اس کے بعد روضے کی دیواروں کو سبز کپڑے سے ڈھک دیا گیا اور اس کے اردگرد ایک Brass cage بنایا گیا۔ جو دیواروں اور کھڑکیوں پر مشتمل تھا۔

ان تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود ابھی بھی کچھ چیزیں اصلاح طلب ہیں۔ روضہ مبارک کو مسجد سے مکمل طور پر علیحدہ کرنے کے لیے مزید دیواریں کھڑی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ نہ تو Directly اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھ سکیں اور نہ مسجد کہ اندر سے روضے کی زیارت کرسکیں۔ (بحوالہ شرح مبادی ءالتوحید The Fundametals of Towheed) از ابوامینہ بلال فلپس صفحہ 199-201)

زیارت قبور:

اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کو زیارت قبور کی اجازت دی مگر کیا یہ اجازت عام ہے؟ اس ضمن میں علماء کے دو گروہ ہیں:

ایک گروہ صرف مسلمان مردوں کے لئے زیارت کے جواز کا قائل ہے۔

دوسرا گروہ مسلمان مردوں اور عورتوں دونوں کے جواز کا قائل ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے وہ اس حدیث سے استدلال لیتے ہیں۔

سیدنا ابن عباسؓ کی روایت ہے:

لعن رسول اللہ زوارات القبور (ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ: رسول ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

دوسرے گروہ کا استدلال مندرجہ ذیل احادیث ہیں:

رسول ﷺ نے فرمایا:

إني نهيتكم عن زيارة القبور. فزوروها. فإنها تذكركم الآخرة، ولتزدكم زيارتها خيرا فمن أراد أن يزور فليزر. ولا تقولوا هجرا

(مسلم، ابو داؤد، سنن نسائی)

ترجمہ: بے شک میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، پس زیارت کرو اب ان کی، بے شک وہ تمہیں آخرت یاد دلاتی ہیں اور ان کی زیارت تم میں زیادہ خیر پیدا کرے گی۔ تو جو کوئی زیارت کا ارادہ کرے پس چاہئے کہ زیارت کرے۔ اور تم باطل بات نہ کہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إني نهيتكم عن زيارة القبور. فزوروها. فإن فيها عبرة.

ترجمہ: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا مگر اب ان کی زیارت کرو کیونکہ ان میں عبرت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كنت نهيتكم عن زيارة القبور ألا فزوروها فإنها ترق القلب وتدمع العين وتذكر الآخرة ولا تقولو هجرا.

ترجمہ: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا خبردار! ان کی زیارت کرو! بے شک وہ دل کو نرم کرتی ہیں اور آنکھوں کو بہاتی ہیں اور آخرت یاد دلاتی ہیں اور باطل بات مت کہو۔

علامہ ناصر الدین البانیؒ لکھتے ہیں:

1- فزوروها پس زیارت کرو ان کی، یہ حکم عام ہے اس میں عورتیں بھی شامل ہیں کیونکہ اس سے پہلے جب نبی اکرمؐ قبروں کی زیارت کی ممانعت کی تھی تو وہ

حکم مردوعورت سب کیلئے تھا کہ کنت نهیتکم عن زیارة القبور ۔اس حکم میں جنس کا کوئی تعین نہیں ہے اسی طرح ''فزوروها'' میں بھی جنس کا تعین نہیں کیا گیا۔

2- دوسری بات یہ کہ قبروں کی زیارت کی اجازت دی گئی اس کی وجہ آخرت کی یاد دہانی ہے اور آخرت مردوعورت دونوں کے لئے یادرکھنے کی چیز ہے۔

3- نبی اکرمؐ نے عورتوں کوقبروں کی زیارت کی اجازت دی اس کی تائید عائشہؓ کی مندرجہ ذیل دواحادیث سے ہوتی ہے۔

عن عبدالله بن أبي مليكة . أن عائشة أقبلت ذات يوم من المقابر، فقلت لها: يا أم المؤمنين من أين أقبلت؟ قالت: من قبر عبدالرحمن بن أبي بكر، فقلت لها: أليس كان رسول الله نهى عن زيارة القبور؟قالت: نعم . ثم أمر بزيارتها وفي رواية عنها ان رسول الله رخص في زيارة القبور.

ترجمہ: عبداللہ بن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں: میں نے ایک دن عائشہؓ کو قبرستان سے آتے دیکھا۔ میں نے کہا: اے ام المؤمنین! آپ کہاں سے آئیں؟ فرمایا: عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی قبر سے۔میں نے کہا: کیارسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع نہ کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پھران کی زیارت کاحکم دیا۔

اورایک روایت کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت میں رخصت دی۔(حاکم،بیہقی،ابن ماجہ)امام ذھبی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔امام البوصیری لکھتے ہیں۔اس کی سند صحیح اورراوی ثقہ ہیں۔

محمد بن قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں: ام المومنین عائشہؓ نے کہا کیا میں تمہیں

اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نہ بتاؤں۔ ہم نے کہا: کیوں نہیں آپؓ نے فرمایا:
ایک رات نبیؐ یہاں تھے آپؐ نے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکال کر اپنے پاؤں کے
آگے رکھی اور چادر کا کنارہ اپنے بچھونے پر بچھایا۔ لیٹے رہے اور تھوڑی دیر اس خیال سے
ٹھہرے رہے کہ گمان کر لیا کہ میں سو گئی۔ پھر آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتی پہنی اور
آہستہ سے دروازہ کھولا اور آہستہ سے نکلے اور پھر آہستہ سے بند کر دیا۔ اور میں نے بھی چادر لی
اور سر پر اوڑھی اور گھونگھٹ مارا، تہبند پہنا اور آپؐ کے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچے اور
دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھائے تین بار۔ پھر لوٹے اور میں بھی لوٹی۔
اور جلدی چلے اور میں بھی جلدی چلی۔ اور دوڑے اور میں بھی دوڑی۔ اور گھر آ گئے اور میں بھی
گھر آ گئی۔ مگر آپؐ سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ رہی۔ جب آپؐ گھر آئے تو
فرمایا: اے عائشہؓ: کیا بات ہے تمہارا سانس پھول رہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے۔ میں نے عرض
کیا کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم بتا دو۔ نہیں تو وہ باریک بین خبر دار مجھ کو خبر دے دے گا۔ میں
نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں یہ اصل بات ہے۔ تب آپؐ نے فرمایا جو کالا
کالا میرے آگے نظر آتا تھا وہ تم تھیں۔ میں نے کہا جی ہاں! تو آپؐ نے میرے سینے پر گھونسہ
مارا (یہ محبت سے تھا)۔ فرمایا: کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسولؐ تمہارا حق دبا لے گا۔ میں
نے عرض کی: جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں اللہ تو اس کو خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:
میرے پاس جبرائیلؑ آئے۔ جب تم نے محسوس کیا انہوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا۔ میں
نے بھی چاہا تم سے چھپاؤں۔ وہ تمہارے پاس نہیں آنا چاہتے تھے اس لئے کہ تم نے اپنا کپڑا
اتار دیا تھا۔ میں سمجھا کہ تم سو گئی۔ میں نے نامناسب سمجھا کہ تمہیں جگاؤں۔ مجھے یہ بھی خوف تھا
کہ تم گھبراؤ گی کہ کہاں چلے گئے۔ پھر جبرائیلؑ نے کہا اللہ کی طرف سے یہ حکم ہے کہ بقیع تشریف
لے چلیے اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کیجئے۔ عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کی: میں کیا
کہوں اے اللہ کے رسولؐ؟ تو آپؐ نے فرمایا کہو:

السلام على أهل الديار من المؤمنين والمسلمين و يرحم الله المتقدمين منا والمتأخرين وإنا إن شاء الله بكم لا حقون.

(صحیح مسلم ص ٤٠١_٤٠٠ جلد ٢)

ترجمہ: سلام ہے ایمان والے گھر والوں پر اور مسلمانوں پر، اللہ رحمت کرے ہم سے آگے جانے والوں پر اور پیچھے جانے والوں پر، اور اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ جناب رسالتمابؐ نے عائشہؓ کو قبرستان میں جا کر اہل قبور کیلئے دعا کرنے سے منع نہ کیا بلکہ آپؐ کو خود دعا سکھائی۔ ایک اور حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ (صحیح بخاری ص ۷۴۷ جلد ۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرمؐ نے اس عورت کو صبر کی تلقین کی مگر یہ نہ کہا کہ تم کیوں قبرستان آئی ہو یا آنے سے منع نہ کیا۔

یہ بات واضح ہوگئی کہ مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی قبرستان کی زیارت کی اجازت ہے۔ جہاں تک ممانعت والی حدیث ہے ایک تو وہ حکم پہلا تھا اور دوسرے اس میں لفظ ''زوارات'' آیا ہے جو کثرت سے زیارت کرنے والیوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہ لعنت بہت زیادہ زیارت کرنے والیوں پر ہے جو خاوند کے کاموں کا خیال نہ رکھیں اور رات دن قبروں میں ہی گھومتی پھریں۔ نہ یہ کہ مطلق زیارت عورتوں کو منع ہے کیونکہ موت کی یاد میں مرد اور عورت دونوں محتاج ہیں۔ (تیسر الباری: علامہ وحید الزمان ص ۷۴۷ جلد ۱) زیارت قبور کا حکم عام ہے ہاں

ممانعت جس بات کی ہے وہ ھجر کی یعنی جاہلیت کا وہ کلام جس میں شوروغوغا، بین اور جاہلیت کی پکار ہو۔

ذکر

ذکر صرف اللہ کی یاد کا نام ہے۔ یہی عبادت ہے اور باعث ثواب بھی۔ کسی اور کی یاد عبادت یا باعث ثواب سمجھ کے کرنا ذکر نہیں ہے۔ بندۂ مومن ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتا ہے اور کبھی بھی اس سے غافل نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں ہے:

الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبھم. (آل عمران: ۱۹۱)

ترجمہ: (عقلمند مومن) وہ ہیں جو اللہ کو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں۔

یعنی ہر عمل اور معاملہ کرتے وقت وہ اللہ کے احکام کو یاد کرتے ہیں۔ یہی ذکر الٰہی ہے جس میں اللہ کو یاد کرنا اور اس کے احکام کو یاد کرنا ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی کے لئے ایک بڑی اہم شرط یہ ہے و **اذکروہ کما ھدکم** اس کو ایسا یاد کرو جیسے کہ اس نے راہنمائی کی ہے۔

یعنی اسلام کی تعلیمات کی رو سے جو ذکر جائز ہے وہ کیا جائے۔ کوئی ذکر اپنی طرف سے نہ بنالیا جائے۔

یاد رکھیے! رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا نہیں۔ جس قدر خوبصورت اور مناسب ذکر آپؐ نے کیا شاید کسی نے نہ کیا ہو۔ اگر آپؐ کے طریقے، انداز اور خوبصورتی کے مقابلے میں کسی خاص فرد یا جماعت کے ذکر کے انداز، طریقے اور خوبصورتی کو زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے تو یہ خدانخواستہ رسول